بسم اللہ الرحمن الرحیم

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۝ (القرآن)

اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ

عقائد اہل السنۃ والجماعۃ

مرتب

مناظر اسلام وکیل احناف مولانا محمد الیاس گھمن دامت برکاتہم

خلیفہ مجاز

عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر رحمہ اللہ

قطب الارشاد حضرت اقدس مولانا سید محمد امین شاہ رحمہ اللہ

ناشر: اتحاد اھل السنۃ والجماعۃ پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۝ (القرآن)

اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ

عقائد اہل السنۃ والجماعۃ

مرتب

مناظر اسلام، وکیل احناف مولانا **محمد الیاس گھمن** دامت برکاتہم

خلیفہ مجاز
عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ **حکیم محمد اختر** دامت برکاتہم
قطب العصر مرشد العلماء حضرت اقدس مولانا **سید محمد امین شاہ** دامت برکاتہم

ناشر: **اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ پاکستان**

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یَآ اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
اٰمِنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ ○

اے ایمان والو! اللہ اور اُس کے رسول پر ایمان لاؤ

توحید باری تعالیٰ

اللہ تعالیٰ اپنی ذات اور صفات میں یکتا ہیں۔ کسی کے باپ ہیں نہ بیٹے، کائنات کا ہر ذرہ اُن کا محتاج ہے، وہ کسی کے محتاج نہیں اور کل جہان کے خالق و مالک ہیں۔

تقدیسِ ذات وصفاتِ باری تعالیٰ

اللہ تعالیٰ جسم، اعضاءِ جسم (جیسے ید، وجہ، ساق، انگلیاں وغیرہ) اور لوازمِ جسم (جیسے کھانے، پینے، نیز اترنے، چڑھنے اور دوڑنے وغیرہ) سے بھی پاک ہیں۔ قرآن و حدیث میں جہاں اللہ تعالیٰ کی طرف اعضاءِ جسم، لوازمِ جسم یا مخلوق کی صفات کی نسبت ہے، وہاں ظاہری معانی

بالاتفاق مراد نہیں ہیں بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کی بعض صفات کی تعبیرات ہیں۔ پھر سلف یعنی متقدمین کے نزدیک وہ صفات متشابہات میں سے ہیں۔ انکی حقیقت اور مراد کو سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا۔ جبکہ خلف یعنی متاخرین کے نزدیک ان کی حقیقت اور مراد درجہ ظن میں معلوم ہے۔ جیسے ید سے مراد قدرت اور اترنے سے مراد رحمت کا متوجہ ہونا۔

صدقِ باری تعالیٰ

اللہ تعالیٰ کا کلام سچا اور واقع کے مطابق ہے اور اسکے خلاف عقیدہ رکھنا بلکہ اللہ تعالیٰ کے کلام میں جھوٹ کا وہم رکھنا بھی کفر ہے۔

کی طرف سے مبعوث ہو، صغیرہ اور کبیرہ گناہوں سے پاک ہو اور اسکی تابعداری کرنا فرض ہو۔ ان صفات کے ساتھ انبیاء کے علاوہ کسی اور انسان کو ماننا، اگرچہ اس کے لیے نبی کا لفظ استعمال نہ کیا جائے کفر ہے۔

نوٹ

نبی ہمیشہ مرد ہوتا ہے عورت نبی نہیں بن سکتی اور جنات کے لیے بھی انسان ہی نبی ہوتا ہے۔ نبوت وہبی چیز ہوتی ہے جو اللہ تعالیٰ کے عطا فرمانے سے عطا ہوتی ہے، اپنی محنت سے عبادت کر کے کوئی شخص نہ نبی بن سکتا ہے اور نہ ہی نبی کے مرتبہ اور مقام کو پہنچ سکتا ہے۔

عمومِ قدرتِ باری تعالیٰ

اللہ تعالیٰ اپنے کئے ہوئے فیصلوں کے تبدیل فرمانے پر قادر ہیں اگرچہ وہ اپنے فیصلوں کو بدلتے نہیں۔

تقدیر باری تعالیٰ

اس عالم میں جو کچھ ہوتا ہے یا ہوگا وہ سب کچھ ہونے سے پہلے ہی اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے، اور اللہ تعالیٰ اپنے علم کے موافق ہر چیز کو پیدا فرماتے ہیں۔ تقدیر علمِ الٰہی کا نام ہے نہ کہ امرِ الٰہی کا۔

حقیقتِ نبوت

نبی اس انسان کو کہتے ہیں جو مبعوث من اللہ، معصوم عن الخطاء اور مفروض الاتباع ہو، یعنی وہ انسان جو اللہ تعالیٰ

صداقتِ نبوت

حضرت آدم علیہ السّلام سے لیکر حضرت محمد ﷺ تک جتنے نبی اور رسول آئے سارے برحق اور سچے ہیں۔

دوامِ نبوت

انبیاء کرام علیہم السّلام وفات کے بعد بھی اپنی مبارک قبروں میں اسی طرح حقیقتاً نبی اور رسول ہیں جس طرح وفات سے پہلے ظاہری حیات مبارکہ میں نبی اور رسول تھے۔ البتہ اب باقی انبیاء علیہم السّلام کی شریعت منسوخ ہو چکی ہے اور قیامت تک کیلئے نجات کا مدار آنحضرت ﷺ کی شریعت پر ہے۔

ختمِ نبوت

آنحضرت ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں۔ آپ ﷺ کے بعد عالمِ دنیا میں کسی بھی قسم کی جدید نبوت کے جاری رہنے کا عقیدہ رکھنا کفر ہے۔

نزولِ عیسیٰ علیہ السلام اور آمدِ مہدی

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے زندہ آسمان پر اٹھا لیا۔ اور قیامت کے قریب حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے حضور ﷺ کے امتی ہونے کی حیثیت سے نازل ہوں گے، دجال کو قتل کریں گے اور حضور اکرم ﷺ ہی کی شریعت کو نافذ فرمائیں گے اور حضرت مہدی حضورِ اکرم ﷺ کی امت میں پیدا ہوں گے، اور حضرت عیسیٰ

علیہ السلام کے ساتھ مل کر کفار کے خلاف جہاد کریں گے اور حضرت عیسیٰ کی زندگی میں ہی وفات پائیں گے۔

فائدہ

عقیدہ نزول عیسیٰ علیہ السّلام و آمد مہدی عقیدہ ختم نبوت کے خلاف نہیں۔ کیونکہ عیسیٰ علیہ السّلام اگرچہ نبی ہیں مگر قیامت کے قریب آسمان سے حضور ﷺ کے امتی ہونے کی حیثیت سے نازل ہوں گے، اور حضرت مہدی کی تو پیدائش ہی امتی کی پیدائش ہوگی۔

حیاتِ انبیاء علیہم السّلام

تمام انبیاء کرام علیہم السّلام اپنی مبارک قبروں میں اپنے دنیاوی جسموں کے ساتھ بتعلقِ روح بغیر مکلّف ہونے

اور بغیر لوازمِ دنیا کے زندہ ہیں اور مختلف جہتوں کے اعتبار سے اس حیات کے مختلف نام ہیں۔ جیسے حیاتِ دنیوی، حیاتِ جسمانی، حیاتِ حقیقی، حیاتِ حسی، حیاتِ برزخی، حیاتِ روحانی۔

ملائکہ

اللہ تعالیٰ نے ان کو نور سے پیدا فرمایا ہے یہ ہماری نظروں سے غائب ہیں، نہ مرد ہیں اور نہ ہی عورت ہیں جن کاموں پر اللہ تعالیٰ نے ان کو مقرر فرمایا ہے ان کو سر انجام دیتے رہتے ہیں اور اس میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کرتے ان کی تعداد اللہ تعالیٰ کو ہی معلوم ہے۔

البتہ ان میں حضرت جبرائیل، میکائیل، اسرافیل

اور عزرائیل علیہم السّلام مقرب اور مشہور ہیں۔

فائدہ

رسل بشر رسلِ ملائکہ سے افضل ہیں اور رسلِ ملائکہ باقی تمام فرشتوں اور انسانوں سے افضل ہیں، اور عام فرشتے عام انسانوں سے افضل ہیں۔

جنات

اللہ تعالیٰ نے ایک مخلوق کو آگ سے پیدا فرمایا ہے جن کو جنات کہتے ہیں۔ ان میں اچھے بھی ہیں اور برے بھی اور جنات بھی انسانوں کی طرح احکام شریعت کے مکلّف ہیں اور مرنے کے بعد انسانوں کی طرح ان کو بھی عذاب وثواب ہوگا اور جنّات میں کوئی نبی نہیں ہے

کتبِ سماویہ

جس زمانے میں جس نبی پر جو کتاب اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائی وہ برحق اور سچی، جیسے حضرت موسیٰ علیہ السّلام پر توریٰت، حضرت داوٗد علیہ السّلام پر زبور، حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر انجیل اور آنحضرت ﷺ پر قرآن کریم نازل فرمایا، البتہ اب باقی کتابیں منسوخ ہوچکی ہیں اور اب قیامت تک کے لیے کتب سماویہ میں سے واجب الاتباع اور نجات کا مدار صرف قرآن کریم ہے۔

صداقتِ قرآن

سورۃ فاتحہ سے لیکر والناس تک قرآنِ کریم کا ایک ایک لفظ محفوظ ہے۔ اس میں ایک بھی لفظ کے انکار یا تحریف کا

عقیدہ رکھنا کفر ہے۔

عذابِ قبر

موت کے بعد اس دنیا والی قبر میں منکر نکیر کا سوال و جواب اور اس کے بعد جسم یا ذراتِ جسم اور روح کو ثواب یا عذاب ہونا برحق ہے۔

آخرت

(الف) دنیا میں کئے ہوئے اچھے اور برے اعمال کی جزاء وسزا کے لیے تمام انسانوں کا میدانِ محشر میں جمع ہونا۔

(ب) اعمال کا حساب وکتاب ہونا

(ج) پل صراط سے گذرنا

(د) انبیاء علیہم السّلام واولیاء کرام کا شفاعت کرنا

(ہ) نیک لوگوں کا جنت میں جانا اور برے لوگوں کا جہنم میں جانا

(و) اس کے بعد غیر متناہی زندگی کا شروع ہونا برحق ہے

عرضِ اعمال

حضور ﷺ پر روضہ مبارک میں امت کے اچھے اور برے اعمال اجمالی طور پر پیش ہوتے ہیں۔

سماعِ صلوٰۃ وسلام

آنحضرت ﷺ قبر مبارک کے پاس پڑھے جانے والے صلوۃ وسلام کو بنفس نفیس سنتے اور جواب عنایت فرماتے ہیں۔ اور درود سے پڑھے جانے والے صلوۃ و

سلام کو فرشتے آپ ﷺ کی خدمت میں پہنچاتے ہیں۔

فضیلت و زیارتِ روضۂ اطہر

زمین کا وہ حصہ جو آنحضرت ﷺ کے جسم مبارک کو مس کئے ہوئے ہے کائنات کے سب مقامات حتیٰ کہ کعبہ، عرش اور کرسی سے بھی افضل ہے۔

فائدہ

روضۂ اطہر کی زیارت کے وقت آنحضرت ﷺ کے چہرہ مبارک کی طرف منہ کر کے کھڑا ہونا روضۂ اطہر کی زیارت کے آداب میں سے ہے۔ اور اسی حالت میں دعا مانگنا بہتر اور مستحب ہے۔

سفرِ مدینہ منورہ

سفرِ مدینہ منورہ کے وقت روضہ پاک، مسجد نبوی اور مقامات مقدسہ کی زیارت کی نیت کرنا افضل اور باعث اجر وثواب ہے۔ البتہ خالص روضہ پاک کی زیارت کی نیت سے سفر کرنا زیادہ بہتر ہے۔ کیونکہ اس میں آپ ﷺ کی تعظیم زیادہ ہے۔

مسئلہ استشفاع

آنحضرت ﷺ کی قبر مبارک کے پاس حاضر ہو کر شفاعت کی درخواست کرنا اور یہ کہنا کہ حضرت! آپ میری مغفرت کی سفارش فرمائیں، جائز ہے۔

عظمتِ انبیاء علیہم السلام

کائنات کی تمام مخلوقات میں سب سے اعلیٰ مرتبہ اور مقام حضرات انبیاء علیہم السلام کا ہے اور انبیاء علیہم السلام میں سے بعض بعض سے افضل ہیں اور حضور اکرم ﷺ تمام انبیاء سے افضل اور اعلیٰ ہیں اور تمام انبیاء علیہم السلام کے سردار ہیں۔

عظمتِ علومِ نبوت

ہر نبی اپنے زمانے میں شریعتِ مطہرہ کا سب سے بڑا عالم ہوتا ہے، اور ہر نبی کو لوازمِ نبوت علوم بتمامہا عطا ہوتے ہیں۔ اور حضور اکرم ﷺ چونکہ اوّلین و آخرین کے نبی ہیں اس لیے حضور اکرم ﷺ کو اوّلین و آخرین

کے اور تمام مخلوقات سے زیادہ علوم عطا فرمائے گئے۔

صلوة وسلام

آنحضرت ﷺ پر صلوة وسلام پڑھنا آپ ﷺ کا حق اور نہایت باعث اجر وثواب ہے اور کثرت کے ساتھ صلوة وسلام پڑھنا حضور ﷺ کے قرب اور شفاعت کے حصول کا بہت بڑا ذریعہ ہے اور افضل درود شریف وہ ہے جس کے الفاظ بھی آپ ﷺ سے منقول ہوں۔

فائدہ

زندگی میں ایک مرتبہ صلوة وسلام پڑھنا فرض ہے اور جب مجلس میں آپ ﷺ کا ذکر مبارک آئے تو ایک دفعہ صلوة وسلام پڑھنا واجب ہے اور ہر بار پڑھنا

مستحب ہے۔

ذکرِ رسول ﷺ

وہ تمام حالات و واقعات جن کا آنحضرت ﷺ سے ذرا بھی تعلق ہے۔ ان کا ذکر کرنا نہایت پسندیدہ اور مستحب ہے۔

انبیاء علیہم السلام کی نیند

نیند کی حالت میں انبیاء علیہم السّلام کی آنکھیں تو سوتی ہیں مگر دل نہیں سوتا۔ اس لیے ان مبارک ہستیوں کا خواب میں دیکھنا بھی وحی کے حکم میں ہے۔ اور نیند کے باوجود ان حضرات کا وضو باقی رہتا ہے۔

حقیقتِ معجزہ

معجزہ چونکہ اللہ تعالیٰ کا فعل ہے جو نبی کے ہاتھ پر ظاہر ہوتا ہے اور اس میں نبی کے اختیار کو دخل نہیں ہوتا۔ اس لیے معجزے کو شرک کہہ کر معجزے کا انکار کرنا یا معجزے سے دھوکہ کھا کر انبیاء علیہم السّلام کے لیے مختارِ کل اور قادرِ مطلق ہونے کا عقیدہ رکھنا دونوں غلط ہیں۔

معجزاتِ انبیاء علیہم السّلام

انبیاء علیہم السّلام کے معجزات (مثلاً موسیٰ علیہ السلام کے عصا کا سانپ بن جانا، حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کا مردوں کو زندہ کرنا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حالت نماز میں پشت کی جانب سے سامنے کی طرح دیکھنا

وغیرہ) برحق ہیں۔

توہینِ رسالت

انبیاء علیہم میں سے کسی بھی نبی کی شان میں کسی بھی طرح کی گستاخی و بے ادبی کرنا یا گستاخی اور بے ادبی کو جائز سمجھنا کفر ہے، مثلاً آپ ﷺ کے لیے صرف اتنی سی فضیلت کا قائل ہونا جتنی بڑے بھائی کو چھوٹے بھائی پر ہے، کفر اور بے دینی ہے۔

توہینِ علمِ نبوت

اس بات کا قائل ہونا کہ فلاں شخص کا علم حضور ﷺ کے علم سے زیادہ ہے، یا علوم نبوت یعنی علم دین کو باقی علوم و فنون کے مقابلے میں گھٹیا سمجھنا، یا علمائے دین کی بوجہِ علم

دین تحقیر کرنا کفر ہے۔

مقامِ صحابہ رضی اللہ عنہم

انبیاء علیہم السّلام کے بعد انسانوں میں سب سے اعلی ترین درجہ بترتیب ذیل

ا۔ خلفاء راشدین علی ترتیب الخلافۃ

۲۔ عشرہ مبشرہ

۳۔ اصحابِ بدر

۴۔ اصحابِ بیعتِ رضوان

۵۔ شرکاء فتح مکہ

۶۔ وہ صحابہ کرامؓ جو فتح مکہ کے بعد اسلام لائے

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ہے اور قرآن کریم میں اہل

ایمان کی جس قدر صفات کمال کا ذکر آیا ہے۔ ان کا اولین اور اعلیٰ ترین مصداق صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں۔

معیارِ حق وصداقت

پوری امت کے لیے صحابہ کرام رضی اللہ عنہ معیارِ حق و صداقت ہیں۔ یعنی جو عقائد اور مسائل صحابہ رضی اللہ عنہ کے عقائد اور مسائل کے مطابق ہوں، وہ حق ہیں اور جو ان کے مطابق نہ ہوں، وہ باطل اور گمراہی ہیں۔

حبِّ صحابہ واہل بیت رضی اللہ عنہم

صحابہ کرام اور اہل بیت رضی اللہ عنہم کے ساتھ محبت، رسول اللہ ﷺ کے ساتھ محبت کی علامت ہے اور صحابہ کرام اور اہل بیت رضی اللہ عنہم، دونوں سے بغض یا ان

دونوں میں سے کسی ایک سے محبت اور دوسرے کے ساتھ بغض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بغض کی علامت وگمراہی ہے۔

عفتِ امہاتُ المومنین

حضور ﷺ کے اہل بیت، جن کا اولین مصداق امہات المومنین رضی اللہ عنہن ہیں، کو پاکدامن اور صاحب ایمان ماننا ضروری ہے۔

خلافتِ راشدہ موعودہ

آیتِ استخلاف میں جس خلافت کا وعدہ ہے وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے شروع ہو کر حضرت علی رضی اللہ عنہ پر ختم ہوگئی لہذا دورِ خلافتِ راشدہ سے مراد خلفاء

اربعہ (چار خلفاء) رضی اللہ عنہم کا دور ہے۔ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت، خلافتِ عادلہ ہے۔

مشاجراتِ صحابہ رضی اللہ عنہم

مشاجرات صحابہ رضی اللہ عنہم میں حق حضرت علی رضی اللہ کی جانب تھا اور ان کے مخالف خطا پر تھے، لیکن یہ خطا، خطا عنادی نہ تھی بلکہ خطاء اجتہادی تھی اور خطاء اجتہادی پر طعن اور ملامت جائز نہیں بلکہ سکوت واجب ہے، اور اس پر ایک اجر کا حدیث پاک میں وعدہ ہے۔

حق حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ

حضرت حسین رضی اللہ عنہ اور یزید کے باہمی اختلاف میں حضرت حسین رضی اللہ عنہ حق پر تھے اور یزید کی حکو

مت نہ خلافت راشدہ تھی اور نہ خلافت عادلہ، اور یزید کے عملی فسق سے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بری ہیں۔

ثواب وگناہ

نیکی کا کوئی بھی کام اللہ تعالیٰ کی رضا اور ثواب کا ذریعہ تب بنتا ہے جب وہ سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور سنت صحابہ رضی اللہ عنہم کے موافق ہو ورنہ بدعت اور گناہ ہے۔

ولایت

ولایت کسبی چیز ہے، کوئی بھی انسان عبادت کر کے اللہ تعالیٰ کا ولی بن سکتا ہے۔ اور ولایت کا مدار کشف والہام پر نہیں بلکہ تقویٰ اور اتباعِ سنت پر ہے۔

کراماتِ اولیاء

اولیاء اللہ کی کرامات برحق ہیں اور کرامت چونکہ اللہ تعالیٰ کا فعل ہے جو ولی کے ہاتھ پر ظاہر ہوتا ہے، اور اس میں ولی کے اپنے اختیار کو دخل نہیں ہوتا، اس لیے کرامت کو شرک کہہ کر اسکا انکار کرنا یا کرامت سے دھوکہ کھا کر اولیاء اللہ کے لیے اختیارات کا عقیدہ رکھنا، دونوں غلط ہیں۔ غیر متقی سے خرق عادت امور کا صدور استدراج ہے نہ کہ کرامت۔

مسئلہ توسّل

دعاء میں انبیاء علیہم السّلام اور اولیاء اللہ کا وسیلہ ان کی زندگی میں یا ان کی وفات کے بعد (مثلاً یوں کہنا کہ اے

اللہ! فلاں نبی یا فلاں بزرگ کے وسیلہ سے میری دعا قبول فرما) جائز ہے۔ کیونکہ ذوات صالحہ کے ساتھ توسّل درحقیقت ان کے اعمال صالحہ کے ساتھ وسیلہ ہے، اور اعمال صالحہ کے ساتھ وسیلہ بالاتفاق جائز ہے

معیارِ حق وباطل

رسول اللہ ﷺ یا خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم سے شروع ہوکر پوری امت میں تسلسل کے ساتھ چلنے والا عقیدہ اور عمل حق ہے، اور جس عقیدہ اور عمل کا سلسلہ رسول اللہ ﷺ یا خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم سے نہ جڑتا ہو وہ باطل ہے

حفاظتِ دین کا مدار

دین کی حفاظت کا مدار تین چیزوں (قرآن، سنت اور فقہ) پر ہے۔ البتہ کتاب وسنت کی تشریح اور تحقیق کا حق صرف مجتہدین کو ہے۔

اصولِ اربعہ

دین اسلام کے اعمال واحکام اور جامعیت کیلئے اصول اربعہ یعنی چار اصولوں (۱) کتاب اللہ (۲) سنت رسول اللہ ﷺ (۳) اجماع امت (۴) قیاس شرعی کا ماننا ضروری ہے۔ اوران اصولِ اربعہ سے ثابت شدہ مسائل کا نام فقہ ہے، جس کا انکار حدیث کے انکار کی طرح دین میں تحریف کا بہت بڑا سبب ہے۔

اجتہاد و تقلید

اکمال دین کی عملی صورت مجتہد کا اجتہاد اور مجتہد کے اجتہاد پر عمل یعنی تقلید ہے۔ پس مطلق اجتہاد اور مطلق تقلید ضروریات دین میں سے ہے۔ جس کا انکار کفر ہے۔ البتہ متعین چار ائمہ (امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت، امام مالک، امام محمد بن ادریس شافعی، اور امام احمد بن حنبل) رحمہم اللہ کی فقہ اور تقلید کا انکار کرنا گمراہی ہے۔

چونکہ حق اہل السنۃ والجماعۃ کے مذاہب اربعہ (حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی) میں بند ہے۔ اس لیے نفس پرستی اور خواہش پرستی کے اس زمانے میں چاروں اماموں میں

سے کسی ایک کی تقلید واجب ہے۔

نوٹ

ہم اور ہمارے مشائخ تمام اصول وفروع میں امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رحمہ اللہ کے مقلد ہیں۔

اعتقادی واجتہادی اختلاف

اعتقادی اختلاف امت کے لیے زحمت ہے جبکہ مجتہدین کا اختلاف امت کے لیے رحمت ہے اور مقلدین و مجتہدین دونوں کے لیے باعثِ اجر وثواب ہے۔ مگر درست اجتہاد پر دو اجر ہیں۔ اور غلط اجتہاد پر ایک اجر، بشرطیکہ اجتہاد کنندہ میں اجتہاد کرنے کی اہلیت ہو۔

تصوّف

روحانی بیماریوں کی تشخیص اوران کے علاج کا نام تصوف ہے، جس کوقرآن کریم میں تزکیہ نفس اورحدیث میں لفظ احسان سے تعبیر کیا گیا ہے۔

بیعت

عقائداوراخلاق واعمال کی اصلاح فرض ہے جس کے لیے صحیح العقیدہ، سنت کے پابند دنیا سے بے رغبت اور آخرت کے طالب، مجاز بیعت، شیخ طریقت سے بیعت ہونا مستحب بلکہ واجب کے قریب ہے۔

جہاد فی سبیل اللہ

اعلاء کلمۃ اللہ کے لیے دشمنانِ دین سے اللہ کی رضا کی

خاطر مسلح جنگ کرنا جہاد فی سبیل اللہ ہے
جو کہ شعائرِ اسلام، مسلمانوں کے ایمان، مال اور جان کی حفاظت، اسلام کی شان و شوکت، نفاذِ دین کا سب سے مؤثر، بڑا ذریعہ اور اعمال شریعت میں سے سب سے افضل عمل ہے۔

حامداً و مصلیاً - رسالہ ہذا میں مندرج عقائد اہل سنت والجماعت کے عقائد ہیں اور یہی ہمارے اکابر حضرات علمائے دیوبند نور اللہ مرقدھم سب انکے قائل تھے ← تحریرا

① سید عبدالستار محمدی

② محمد انور اوحد عفی عنہ

حضرت مولانا
ارشاد احمد صاحب

③ ارشاد احمد عفی عنہ

مدیر دارالعلوم عیدگاہ کبیر والا

مندرجہ بالا عقائد اہل السنۃ والجماعۃ کے متفقہ عقائد ہیں ان کا منکر اہل السنۃ والجماعت سے خارج ہے۔

(ارشد [illegible] علوم دینیہ [illegible] تعلق [illegible])

علماء کرام نے منکرین حدیث کی تکفیر کی ہے

احقر محمد یاسین
۱۶ ذوالقعدہ ۱۴۲۶ھ

۱۷ ذیقعدہ ۱۴۲۶ھ

۱۸ ذیقعدہ ۱۴۲۶ھ

رسالہ عقائد اہل السنت والجماعۃ میں درج شدہ عقائد
و مسائل اہل حق کا عقیدہ ہے۔ اللہ کریم قبولیت
سے نواز دے
آمین

محمد عبداللہ
خادم الحدیث والافتاء
جامعہ اشرفیہ لاہور

نعیم الحق

احقر قاری محمد اختر غفرلہ
خادم جامعہ حنفیہ صدیقیہ
تجوید القرآن [illegible]
تحصیل کھاریاں ضلع گجرات
۱۹ ذی القعدہ ۱۴۲۶ھ

جملہ مندرجات صحیح ہیں
بندہ [illegible] عقائد ہمارے
جملہ اہل سنت کے متفقہ علیہا
[illegible]
[illegible]
[illegible]
سب [illegible]
[illegible] تھا۔

ابوالزاہد
محمد سرفراز
۸ ذوالقعدہ ۱۴۲۶ھ

۲۴م
۱م ذیقعدہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مبشرہ نے عقائد اہلسنت والجماعت (علماء دیوبند) کا مطالعہ کیا ہے مبشرہ کا عقیدہ بھی اکابر علماء دیوبند کے مطابق ہے ۔

محمد عبد المجید دین پوری

۱/۱۲/۲۷ ۱۴ھ

الجواب صحیح

جامعۃ العلوم الاسلامیۃ
نائب رئیس دار الافتاء
علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن کراچی پاکستان

مفتی
مرکزی جامع مسجد اسلام آباد پاکستان

نائب مفتی
مرکزی جامع مسجد اسلام آباد (پاکستان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

برادرم مولانا محمد الیاس صاحب زید مجدہ نے اس رسالہ میں انتہائی اختصار کے ساتھ اہلسنت والجماعت کے عقائد جمع فرما دیئے ہیں، اس کا مطالعہ عوام و خواص کے لیے مفید ثابت ہوگا۔ محتاج دعا

رسالہ عقائد اهل السنت والجماعت (علماء دیوبند)
مرتبہ مولانا محمد الیاس گھمن صاحب زید مجدہ میں درج شدہ
تمام عقائد جمہور علماء اهل السنت والجماعت کے عقائد ہیں
اور بندہ بھی ان تمام عقائد سے متفق ہے

01-05-2006

احقر محمد ثناء الرحمن عفی عنہ
مصحح:

١٣/٦/٢٠٠٦ بندہ محمد احمد عفی عنہ
دار العلوم اسلامیہ عربیہ
شیر گڑھ مردان

دار الافتاء
فتوی نمبر
مورخہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بحمد اللہ رسالہ ھذا میں اہلسنت والجماعت کے عقائد سے متعلق اختصار و انضباط کے ساتھ وقیع مواد جمع کر دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ حضرت مصنف کی اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت اور عند الناس تلقی بالقبول عطا فرمائیں۔

(حضرت مولانا) ظہور احمد علوی مہتمم جامعہ محمدیہ [illegible] اسلام آباد

الجواب صحیح
عاشق [illegible]
۱۸-۵-۱۴۲۷ھ
مدرس و مفتی مرکزی جامع مسجد اسلام آباد

حامداً و مصلیاً۔ رسالہ ھذا (حضرت مولانا محمد الیاس صاحب گھمن زید مجدہ) میں مندرج عقائد اہلسنت والجماعت کے عقائد ہیں۔

عبدالرشید
۲۹ ربیع الاول ۱۴۲۷ھ

احقر نے اس کتاب کو جستہ جستہ پڑھا احقا مسلک کا بہترین نمونہ پایا اللہ تعالیٰ
اللہ کریم شرف قبولیت بخشیں دعا ہے زمانہ دیں آمین

محمد عبداللہ
۲۶ ربیع الاول
۱۴۲۷ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رسالہ عقائد اہل السنۃ والجماعۃ مرتبہ حضرت مولانا محمد الیاس گھمن صاحب زید مجدہ میں درج عقائد اہل السنۃ والجماعۃ احناف دیوبند کے ہیں۔ بندہ کو ان کے ساتھ مکمل اتفاق ہے۔ ایسے عقائد کے خلاف نظریہ رکھنے والے کو بندہ سنی حنفی دیوبندی تسلیم نہیں کرتا۔

واللہ المستعان

احقر محمد فیاض خان سواتی
خادم نصرۃ العلوم گوجرانوالہ
3-6-2006

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

رسالہ عقائد اہل السنۃ والجماعۃ مرتبہ حضرت مولانا محمد الیاس گھمن دامت برکاتہم میں درج شدہ تمام عقائد اہل السنۃ والجماعۃ احناف دیوبند کے ہیں۔ احقر کو ان سے مکمل اتفاق ہے ایسے عقائد کے خلاف کو احقر سنی حنفی دیوبندی نہیں تسلیم کرتا۔

احقر سید ارشد
خادم خانقاہ مدنی اٹک شہر
۸ / جمادی الاول ۱۴۲۷ھ
۵ / جون ۲۰۰۶ء

مہتمم
مدرسہ جامعہ مدنیہ
اٹک شہر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رسالہ ھٰذا مؤلفہ مولانا محمد الیاس گھمن صاحب دامت برکاتہم
عقائد اہل السنۃ والجماعۃ کا صحیح ترجمان ہے
اور بندہ اس سے من وعن متفق ہے اللہ رب العزت
اس کو شرف قبولیت سے نوازے اور مولانا موصوف
کو امۃ مسلمہ کی طرف سے جزاء خیر عطا فرمائے
آمین ثم آمین

خادم الحدیث والافتاء
جامعہ اشرفیہ سکھر
بندہ عبد الغنی غفر اللہ لہ
۳-۳-۲۷

دار الافتاء

رسالہ ھٰذا از مولانا محمد الیاس صاحب گھمن کو مختلف مقامات سے
دیکھا ہے بندہ کا بھی عقیدہ اکابر علماء دیوبند کے
مطابق ہے۔

[illegible] دار العلوم مدنیہ بہاولپور
۹ ر ۴ / ۱۴۲۷ھ

رسالہ عقائد اہل السنت والجماعت مؤلفہ مولانا محمد الیاس گھمن زیدمجدہ میں مندرجہ تمام عقائد اہل السنت والجماعت کے اتفاقی عقائد ہیں اور بندہ بھی یہ تمام عقائد ہی رکھتا ہے ۔

مولانا ضیاء الحق صاحب
مہتمم جامعۃ العلوم الاسلامیہ حنفیہ
میدان بانڈی دیر پائن

۱۲/۶/۲۰۰۶
بسم اللہ الرحمن الرحیم
PH: 0945-885825

مفتی محمد اسماعیل صاحب
مہتمم جامعہ دار العلوم زکریا
براول بانڈی ضلع دیر بالا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رسالہ عقائد اھل السنت والجماعت مؤلفہ مولنا محمد الیاس گھمن سلمہ میں درج شدہ عقائد جمہور اھل السنت والجماعت کے عقائد ھیں اور بندہ بھی ان سے مکمل اتفاق کرتا ہے۔

جامعہ اسلامیہ باب العلوم (رجسٹرڈ)
کہروڑ پکا ضلع لودھراں

اغراض و مقاصد

اتحاد اھل السنۃ والجماعۃ پاکستان

- فقہاء احناف کی تشریحات کے مطابق قرآن وسنت کی تعلیمات کو عام کرنا
- اہل السنۃ والجماعۃ کے عقائد اور مسائل کی اشاعت کرنا
- امت مسلمہ سے فرقہ واریت کو ختم کرنا اور اس کو متحد رکھنے کیلئے اکابرین امت پر اعتماد کی فضاء قائم کرنا
- تمام شعبہ ہائے زندگی میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں کو زندہ کرنا اور جاری وساری رکھنا
- پاکستان کے استحکام سالمیت اور قومی یکجہتی کیلئے بھرپور کوشش کرنا

ملنے کا پتہ

مکتبہ اہل السنۃ والجماعۃ

87 جنوبی لاہور روڈ سرگودھا فون 048-3881487
موبائل 0307-8156847

[illegible]

قافلہ حق سرگودھا

کے خریدار بنیے!

موبائل 0307-8156847